حضرت مصعب الخیر رضی اللہ عنہ

سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ پاکستان

Marfat.com

Marfat.com

اسلام کا پہلا سفیر

حضرت مصعب الخیر رضی اللہ عنہ

سید ریاض حسین شاہ

ادارہ تعلیمات اسلامیہ خیابان سرسید سیکٹر تھری راولپنڈی
فون : ۳۱۸۷۶۴

Marfat.com

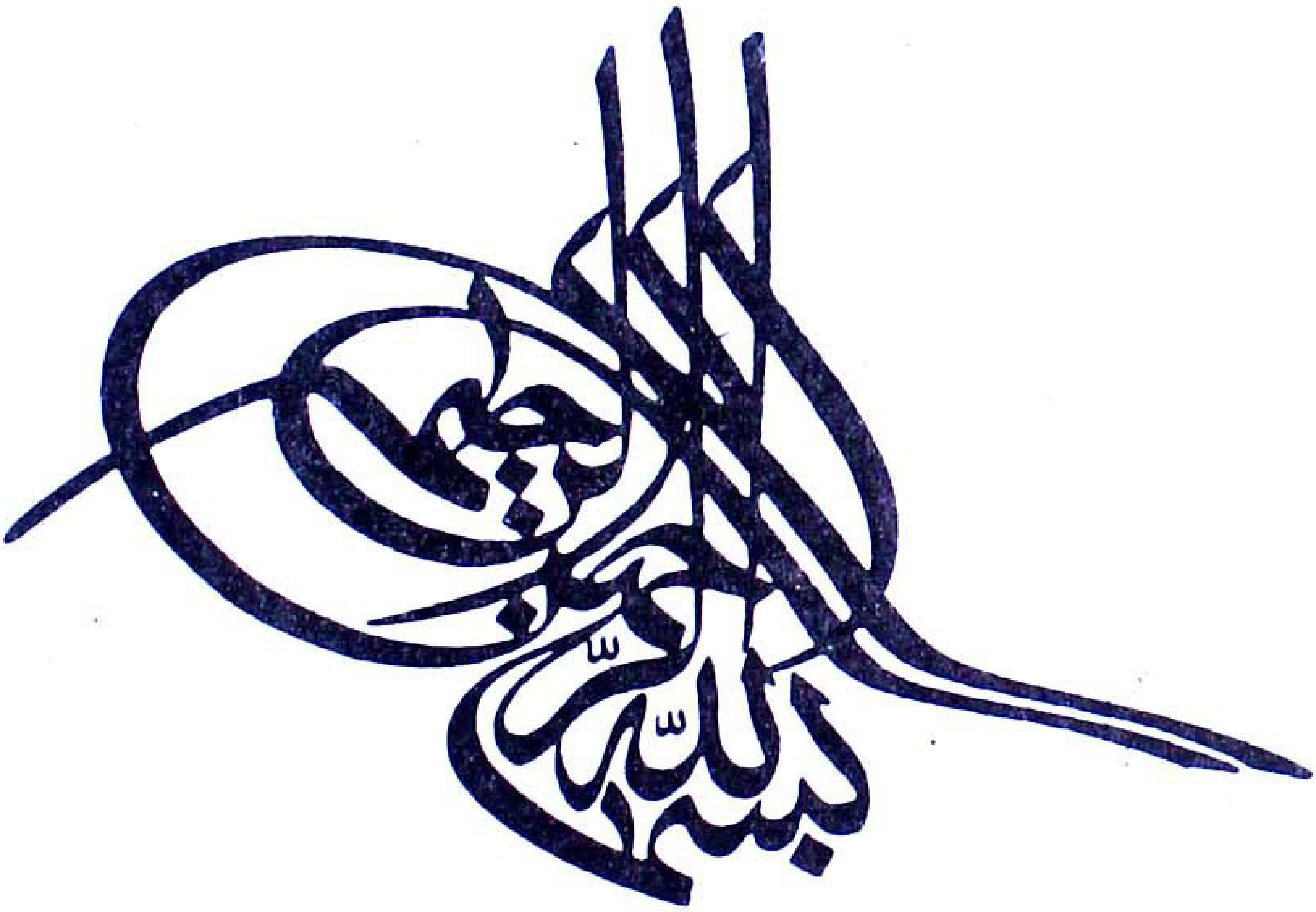

Marfat.com

اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا :۔

أُولَٰئِكَ الَّذِينَ
هَدَاهُمُ اللَّهُ
وَأُولَٰئِكَ هُمْ
أُولُوا الْأَلْبَابِ

وہی تو لوگ ہیں جنہیں
اللہ نے ہدایت سے نوازا
اور ۔۔۔۔۔۔
وہی ہیں عقل والے

بصیرت اور بصارت کے نورانی چراغ اور جمال اسوہ اور حسن سیرت کی تاباں قندیلیں "صحابہ کرام رضی اللہ عنہم" جنہیں قرآن حکیم نے عقل و فکر اور دانش و بینش کا خزانہ قرار دیا۔ لاریب اپنی فیضان رسی میں انسانیت کے لئے رشک مہر و ماہ ہیں۔

حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے نور نور صحابہ جنہیں شرف انسانیت کے حوالے سے کبھی بھلایا نہیں جا سکے گا۔ انہی میں سے ایک حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے

جوانانِ قریش کا فخر ۔۔ ۔۔ ۔۔
زینت کنندگان کی نازش ۔۔ ۔۔ ۔۔

Marfat.com

تہذیبِ مکہ کا کوکب درخشاں .. .. ..

رومانِ شہر کا نغمۂ لطیف .. .. ..

نارِ محبت کی دلبرانہ آنچ .. .. ..

اور بوئے دلبر کی حسن نواز مہک .. .. ..

"حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ"

خوبصورت مصعب رضی اللہ عنہ

اور

رشکِ جمال ابنِ عمیر رضی اللہ عنہ

کے قدموں میں اس کی ماں نے دنیا کی ہر نعمت لا رکھی تھی، شاید یہی وجہ ہے کہ "مکہ" کی ہر مجلس اور ہر محفل یہی چاہتی کہ "مصعب" اُن کے درمیان بیٹھا رہے۔ حرارتِ سن، فراوانیٔ نعم، جولانیٔ حیات، حریتِ فکر، زینتِ ظاہر، حسنِ گفتار اور آزادیٔ اعمال ایسے خصائل نے ہر فرد کا دل مصعب رضی اللہ عنہ کے لئے کھول دیا تھا۔

حضرت "مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ" کی آزاد آزاد اور گرم گرم مجلسوں میں کسی نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم "کی تقدیر بدل دعوت کا ذکر کر دیا۔ وہ لوگ کتنے خوبصورت اور اچھے ہوتے ہیں جن کے جسم پہاڑوں سے سخت لیکن اُن کے دل موم سے نرم ہوتے ہیں۔ "حضرت مصعب رضی اللہ عنہ" یقیناً ایسے ہی لوگوں سے تھے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کا سنتے ہی "دارالارقم" میں جا پہنچے۔ لسانِ نبوت سے قرآن سُنا۔ برقِ نورِ دل سے پار ہو گئی۔ آنکھیں ڈبڈبانے لگیں۔ پرانی جہالت نے تھوڑا سہارا دینے کی کوشش کی لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پُر برکت ہاتھ اُن کے سینے پر رکھ دیا۔ دستِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے نکلنے والے نُور نے مصعب رضی اللہ عنہ کو تھام لیا اور وہ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے، اس طرح پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر حقیقت معلوم ہونے لگی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نرم و نازک دعوت نے مصعب رضی اللہ عنہ ایسے انسان کو بدل کر رکھ دیا۔

Marfat.com

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کا ذکر فرماتے ہوئے ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔۔

مَا رَأَيْتُ بِمَكَّةَ ۔۔

أَحْسَنَ لِمَّةً ۔۔

وَلَا أَنْعَمَ نِعْمَةً ۔۔

مِنْ مصعب بْنِ عُمَيْر رضی اللہ عنہ ۔۔

میں نے مکہ میں مصعب بن عمیر سے

زیادہ خوبصورت بالوں والا اور

ناز و نعمت والا کسی کو

نہیں دیکھا۔

اسلام اور ایمان کی نعمت عظمیٰ نے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو شجاعت اور فکری عظمت کے اس زینہ پر لا کھڑا کیا کہ مکہ کے بطال، اشراف اور اصنام گر ان کے نام سے خوف کھانے لگے حضرت صبا و مسادین رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ترقی و ترویج میں محنت اٹھانے لگے۔ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سینے سے ہر طرح کا حزن و ملال چھین لیا وہ پیشانی جو پہلے انسانی بناؤ سنگار سے آراستہ دکھائی دیتی تھی اب "نورِ خدا" کی امین ہو کر رہ گئی۔

اس عالم بے ثبات میں بڑے بڑے شجیع لوگ جن کو آہنی زنجیروں میں بھی جکڑنا دشوار ہوتا بعض اوقات کچے دھاگوں کی زحمت آفرین گرہوں میں مقید ہو کر رہ جاتے ہیں۔ "حضرت مصعب رضی اللہ عنہ اگرچہ اس دور کے اٹھنے والے ہر فتنہ کے خلاف سینہ سپر تھے لیکن نفسیاتی تانے بانے سے بنے ہوئے ایک جال نے انہیں بری طرح اپنے محاصرے میں لے رکھا تھا اور وہ ان کی ماں "خناس بن مالک" تھی۔ "حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے ایک عرصہ تک اپنی ماں سے اسلام کو چھپائے رکھا لیکن نیکی نور ہوتی ہے، جسے چھپانا محال ہوتا ہے۔ عثمان بن طلحہ نے انہیں نماز پڑھتے دیکھ لیا اور آندھی سے بھی تیز دوڑا اور "خناس" کو مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ایمان کی خبر دے دی۔

Marfat.com

ماں نے سرعتِ غضب میں حضرت مصعب رضی اللہ عنہ بن عمیر کے مُنہ پر ایک چپت رسید کرنا چاہی لیکن مصعب رضی اللہ عنہ کی پیشانی سے نکلنے والے نور کے سامنے جیسے اُن کی ماں کے ہاتھ شل ہو گئے ہوں ۔ ۔ ۔ ۔ ،

ماں مار تو نہ سکی لیکن حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کو ایک ستون کے ساتھ جا کر باندھ دیا۔ اس اسارت کی زحمت اور ایذا کو مصعب رضی اللہ عنہ کے سوا کون جان سکتا ہے کہ ماں بیٹے کے ہاتھوں میں صرف لات اور منات کی جے کے لئے رسیاں ڈال رہی تھی۔ بے شک مصعب رضی اللہ عنہ نے دوسرے لائق صحابہ رضی اللہ عنہ کی طرح ایثار اور قربانی کی وہ مثال قائم کی جس کی روشنی تا قیامت بھٹکے ہوئے مسافروں کو جادۂ حق کا سراغ فراہم کرتی رہے گی۔ مصعب رضی اللہ عنہ نے پیغمبر کے پیچھے آنے والوں کو سمجھایا کہ اگر ماں کی مامتا لات اور منات کے لئے بیٹے پر شفقت کو بھول جائے تو پیغمبر کی محبت میں، بیٹوں پر لازم ہوتا ہے کہ وہ ماں و باپ کی فرضی محبتوں کو فراموش کر دیں ۔ ۔ ۔ ۔

قرآن مجید نے کس احسن پیرائے میں اسی مفہوم کو ادا فرمایا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ "

"یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ "

لَا تَتَّخِذُوْٓا اٰبَآءَكُمْ وَاِخْوَانَكُمْ اَوْلِیَآءَ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ "

اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِیْمَانِ ؕ ۔ ۔ ۔ ۔ "

وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۔ ۔ ۔ ۔ "

(التوبہ ، ۲۳)

اے ایمان والو ۔ ۔ ۔ ۔

اپنے باپوں اور بھائیوں کو دلی دوست نہ بناؤ ۔ ۔ ۔ ۔

اگر وہ ایمان پر کفر کو ترجیح دیں ۔ ۔ ۔ ۔

اور تم میں سے جو انہیں دوست بنائے تو ایسے ہی لوگ ظلم کرنے والے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔

حضرت مصعب الخیر رضی اللہ عنہ نے ایک رات "خناس" اور محافظوں کو غافل پایا

Marfat.com

اور حبشہ کی طرف بھاگ گئے۔ مسلمان جب حبشہ سے پہلی بار واپس لوٹے تو حضرت رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ تھے۔ واپسی پر ماں نے دوبارہ قید کر لیا اور اس مرتبہ اذیت اور زحمت میں بھی اضافہ کر دیا یہاں تک کہ کھانا پینا بھی بند کر دیا۔ حضرت مصعب الخیر رضی اللہ عنہ نے اب کہ ماں کو دھمکی دے دی کہ وہ والدہ کو تو کچھ نہیں کہیں گے لیکن اس کے مددگاروں کو قتل کر دیں گے۔ ماں بیٹے کی ہر حالت سے واقف ہوتی ہے۔ "خناس بنت مالک" اپنے بیٹے مصعب رضی اللہ عنہ کے عزم اور حوصلہ سے واقف تھی کہ مصعب رضی اللہ عنہ کی شجاعت کے جوہر اب کھلیں گے۔ آسمان آج ایک عظیم منظر دیکھ رہا تھا کہ ایک ماں ضد اور ہٹ دھرمی پر اڑی تھی اور اسے کفر پر اصرار تھا اور ایک بیٹا ایمان پر پختہ تھا اور اسے اسلام پر اصرار تھا۔ ہٹ دھرم ماں نے رو کر بیٹے کو گھر سے نکال دیا اور پُرعزم بیٹے نے ماں سے یہ کہتے ہوئے آزادی حاصل کی :-

يَا أُمَّـه !!

إِنِّي لَكِ نَاصِحٌ !!

وَعَلَيْكِ شَفُوقٌ

فَاشْهَدِي أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

وَرَسُولُهُ ۔ ۔ ۔ "

اے ماں !

میں تیرا خیر خواہ ہوں اور مجھے تجھ پر رحم آتا ہے

گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں ۔۔ ۔۔

ماں نے ستاروں کی قسم اٹھائی اور کفر چھوڑنے سے انکار کر دیا ۔۔ ۔۔

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے ماں کو چھوڑ دیا ۔۔ ۔۔

آبائی وطن مکہ کو خیر آباد کہا ۔۔ ۔۔ ۔۔

ناز و نعمت پر لات ماری ۔۔ ۔۔ ۔۔

اور ۔۔ ۔۔ ۔۔

Marfat.com

حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔ ۔۔ ۔۔

فقر و فاقہ کو عیش و تنعم پر ترجیح دے دی ۔۔ ۔۔ ۔۔ ۔۔

اور ایک بار پھر راہِ محبت میں ہجرت اختیار کی ۔۔ ۔۔ ۔۔

واپس لوٹے اور ایک مختصر سی مدت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی "مجلس ناز" میں گزاری۔ قرآن مجید سیکھا۔ مزاج رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے آشنائی حاصل کی۔ زہد و عبادت نے رنگ جمایا۔ "مصعب رضی اللہ عنہ" جیسے رحمتوں کی برسات میں بھیگ گئے ہوں۔ رسولِ محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانی محفلوں نے مصعب رضی اللہ عنہ کو علم و عرفان، ذوق و شوق، عشق و مستی، درد و آہ، صبر و ثبات، حوصلہ و ہمت، ورع و تقویٰ اور ہنر و آگہی کا مجسمہ بنا دیا۔ جب کبھی رسول محتشم صلی اللہ علیہ وسلم محفل میں نہ ہوتے تو مصعب رضی اللہ عنہ کی باتیں "وعظ و تذکیر" کی جوت جگاتیں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہ کامل نے "مصعب رضی اللہ عنہ" کے لئے لوگوں کے دل کھولنے شروع کر دیئے۔

مکّہ شریف ۔۔ ۔۔ ۔۔

شہرِ خلیل ۔۔ ۔۔ ۔۔

بندہ طیبہ ۔۔ ۔۔ ۔۔

مکانِ نور ۔۔ ۔۔ ۔۔

مقامِ رحمت ۔۔ ۔۔ ۔۔

میزابِ عرفاں ۔۔ ۔۔ ۔۔

مولدِ احمد صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔ ۔۔ ۔۔

منظرِ عشق ۔۔ ۔۔ ۔۔

رشکِ ارض ۔۔ ۔۔ ۔۔

مرکزِ ایقان ۔۔ ۔۔ ۔۔

راہِ جنت ۔۔ ۔۔ ۔۔

اور ۔۔ ۔۔ ۔۔

Marfat.com

"ذروہ حجاز" "حسن رسول صلی اللہ علیہ وسلم" کی نورانی کرنوں سے انسانیت کے بے نور چہروں کو ضیا بار کر رہا تھا۔ انوار الٰہیہ کے بے حجاب جلوؤں میں ذوق و مستی کی لہریں اُٹھ رہی تھیں۔ مکہ شریف جیسے رحمتوں کی بارش میں نہا رہا ہو۔ محفل محفل، مجلس مجلس اور گھر گھر جمالِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم" کو دیکھنے والی آنکھیں بے تاب رہنے لگی تھیں۔ نور کی اس بستی میں "مصعب الخیر رضی اللہ عنہ" کی آنکھیں بھی "والضحیٰ" کے جمالِ بے عدیل کے تعاقب میں رہتیں۔

مدینہ شریف
مدینہ کریم
اور
شہر دلبر سے چند لوگ آئے
مشرف بہ اسلام ہوئے
رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن رحمت پکڑا اور عرض کی
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہمارے ساتھ دین سکھانے کے لئے کوئی معلم
روانہ فرمائیے

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اُن کے جید، لائق اور عظیم المرتبت اصحاب کھڑے تھے، جن میں

بزرگ بھی تھے
پڑھے لکھے بھی تھے
جہاندیدہ اور جہاں بین بھی تھے
اور ایسے بھی تھے جو سائے کی طرح رسولِ محترم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے ہوں
لیکن آج

آپکی نگاہ انتخاب حضرت "مصعب الخیر" پر جا ٹھہری اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکو

Marfat.com

مدینہ شریف میں تعلیم و دعوت کے لئے روانہ فرمادیا۔ اس طرح حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کو اسلام کا پہلا سفیر اور "مقرئ" ہونے کی سعادت میسر آئی۔

اوّل سفراء الاسلام
حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ
"مدینہ منورہ" تشریف لائے
سوچوں کی گہرائی لئے
افکار کا عمق سجائے
عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈوب کر
اور نورِ کتاب میں نہا کر
مدینہ شریف تشریف لائے

سب سے پہلے سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ یا سعد بن زرارہ کے پاس اترے۔ مدینہ میں تشریف فرما ہوتے ہی تحریک حق کی دعوت کا آغاز کر دیا۔ آپ صبح و مسا مختلف مکانوں پر تشریف لے جاتے، قبائل سے رابطہ کرتے۔ قرآن مجید پڑھ پڑھ کر سناتے "اسلام کی حقانیت" کو از حد میٹھے میٹھے انداز میں بے نقاب کرتے۔ آپ کی دعوت کے نتیجے میں ایک ایک دو دو لوگ مشرف با اسلام ہونے لگے۔ مدینہ شریف اور حوالی مدینہ" میں اسلام کی دھوم مچ گئی۔ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے اسلامیان مدینہ کی شیرازہ بندی اور تحریکی امور میں اجتماعیت اور مرکزیت پیدا کرنے کے لئے رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے سعد بن خیثمہ کے مکان پر نماز جمعہ کا آغاز فرمایا۔ اس طرح اسلام میں سب سے پہلے امامت جمعہ کی سعادت بھی حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کے حصے میں آئی۔

اسلوب دعوت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کمال مناسبت پائی۔ لوگ قتل کیلئے آتے اور دام محبت میں گرفتار ہو کر واپس لوٹتے۔ "اسید بن حضیر" ایک موقع پر غضب کی آگ بن کر حضرت الخیر کی مجلس میں آیا اور قتل کی دھمکی دی۔ حضرت مصعب جمال حبیب کا آئینہ بن کر لطف و کرم کے انعکاسی ماحول میں میٹھی میٹھی زبان اور نرم نرم لہجے میں ارشاد

Marfat.com

فرمانے لگے۔ اَوَلَا تَجْلِس نَتَسْتَمِع ۔۔۔

فَاِنْ رَضِیْتَ اَمْرَنَا قَبِلْتَہٗ ۔۔۔

وَاِنْ کَرِھْتَہٗ کَفَفْنَا عَنْکَ مَا تَکْرَہُ ۔۔

کیا تو بیٹھے گا نہیں

تا کہ بات سن سکے

اگر ہماری دعوت پر راضی ہو گیا تو قبول کر لینا

ورنہ

ناپسندیدگی کی صورت میں ہماری طرف سے وہ کافی ہے جسے

تو پسند نہیں کرتا

نوری نوری، دھیمے دھیمے اور رس بھرے ان میٹھے بولوں نے جیسے "اسید" کی قسمت

بدل کر رکھ دی ہو۔

اس نے اپنا نیزہ زمین پر پھینک دیا اور

انہماک سے حضرت مصعب کی باتیں سننے لگا

حضرت مصعب الخیر رضی اللہ عنہ نے اپنے مخصوص انداز میں قرآن مجید کی تلاوت کی نورانی پھوار

کی اس رت میں اسید بن حضیر کی پیشانی چمکنے لگی اور وہ بول اٹھا

مَا اَحْسَنَ ھٰذَا الْقَوْل ۔۔۔"

کتنا خوبصورت ہے یہ کلام

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے اسے طہارت کا حکم دیا اور اسید خاموشی کے ساتھ مجلس

سے غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی اسید بن حضیر مجلس میں داخل ہوا۔ اس طرح کہ اس کے

بالوں سے غسل کرنے کی وجہ سے پانی ٹپک رہا تھا۔

اور پھر اہل مدینہ نے دیکھا کہ مصعب رضی اللہ عنہ کو قتل کی دھمکی دینے والا اسید اس کے سامنے

کھڑا پکار رہا تھا

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

Marfat.com

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کی دعوت نے مدینہ میں دھوم مچادی

مجلس مجلس اسلام کی باتیں ہونے لگیں

دل کھنچنے لگے اور سینے تڑپنے

اسلام لانے والے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے کے لئے بے تاب تھے اور خود حضرت مصعب رضی اللہ عنہ بھی رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال بینظیر کی زیارت کے لئے مضطرب رہنے لگے تھے۔ ایک سال کا عرصہ جب گذر گیا تو حضرت انکے رضی اللہ عنہ ستر کے کچھ اوپر افراد کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تاریخ میں انہی افراد کی حاضری اور بیعت کو بیعت عقبہ ثانیہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ..

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کچھ عرصہ تک مکہ شریف ہی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مقیم رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے تقریباً بارہ دن پہلے مدینہ شریف تشریف لے آئے۔ مدینہ شریف میں رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مصعب رضی اللہ عنہ اور سعد بن ابی وقاص کے درمیان عقدِ مواخاۃ کیا اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ حضرت ابو ایوب انصاری یا ذکوان بن عبد قیس میں سے ایک بزرگ کے ساتھ ان کا عقدِ مواخاۃ ہوا۔

طبقات ابن سعد رضی اللہ عنہ میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ تشریف لائے۔ حالت یہ تھی کہ جسم پر دھاری دار چادر کا ایک ٹکڑا تھا۔ اور اس میں چمڑے کا ایک پیوند لگا ہوا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو سر جھکا لیا اور رونے لگ گئے۔ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کو تھوڑی دیر محبت اور پیار سے دیکھتے رہے۔ اور پھر ارشاد فرمایا۔

لَقَدْ رَأَيْتُ مُصْعَبًا هٰذَا ۔ ..

وَمَا بِمَكَّةَ فَتًى اَنْعَمَ عِنْدَ اَبَوَيْهِ مِنْهُ ..

ثُمَّ تَرَكَ ذٰلِكَ كُلَّهُ حُبًّا لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ..

Marfat.com

میں نے مصعب رضی اللہ عنہ کو یوں بھی دیکھا
کہ مکہ میں کوئی جوان اپنے والدین کے ہاں
ان سے زیادہ ناز و نعم میں نہ تھا
اور پھر مصعب رضی اللہ عنہ نے یہ سب کچھ اللہ اور اس کے
رسول کی محبت میں چھوڑ دیا

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ صرف یہی نہیں کہ "مقری" تھے، عالم تھے اور مفسر قرآن بلکہ جب میدان جہاد میں اترتے تو بڑے بڑے بلا نوشوں اور پہلوانوں کی سٹی گم ہو جاتی۔ غزوۂ بدر میں مہاجرین کا سب سے بڑا جھنڈا حضرت رضی اللہ عنہ ہی کے ہاتھ میں تھا۔ حُب رسول اور عشق رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جری بنا دیا تھا۔ جدھر بڑھتے اسے پیٹتے اسے مارتے تڑاق پڑاق دشمن آپ کی چوٹوں کی زد میں پڑتے۔ بدر کے بعد جب اُحد کا معرکہ ہوا تو پھر مسلمانوں کا جھنڈا حضرت مصعب رضی اللہ عنہ بن عمیر اٹھائے ہوئے تھے۔ جنگ کا ہنگامہ جب شعلے برسانے لگا اور خالد بن ولید نے عقب سے مسلمانوں پر حملہ کر دیا۔ قریشی قلب لشکر میں گھس گئے نیزوں تیروں سے چھاتیاں چھلنی ہونے لگیں۔ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ بن عمیر جیسے لوہے کی لاٹ ہوتے ہیں جمے رہے اور اسلام کا جھنڈا لہراتا رہا۔ اچانک ابن قمیہ آگے بڑھا اور ایک بھرپور وار کر کے حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کا سیدھا ہاتھ کہنی سے کاٹ دیا۔ حضرت الخیر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا دوسرے ہاتھ میں تھام لیا اور پامردی اور ثبات کے ساتھ ضرب و حرب میں مشغول رہے۔ ابن قمیہ نے بلانوش مصعب رضی اللہ عنہ پر دوسرا وار کیا اور بایاں ہاتھ بھی کاٹ دیا حضرت نے دونوں کٹے ہوئے بازو جوڑ لیے اور ٹھنٹ سے جھنڈے کی چھڑ دبالی۔

؎ "مجاہد تھے گرفتار اپنے اپنے حال کے اندر
عقابوں کو پھنسایا تھا قضا نے جال کے اندر
عَلم کی چھڑ پہ گردن اور سر خم ایک شانے پر
جبیں سوئے فلک آنکھیں خدا کے آستانے پر"

ابن قمیہ نے اب تلوار پھینک دی اور غم و غصہ میں آتش فشاں بن گیا اور اپنا نیزہ بے دست

Marfat.com

خدامت مصعب رضی اللہ عنہ کے سینے پر اس زور سے مارا کہ جسم چھید گیا۔ مصعب رضی اللہ عنہ کے پاؤں لڑکھڑائے اور آپ کے ہاتھ سے جھنڈا "ابوالروم" نے تھام لیا۔ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ بن عمیر نے جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔

سر سجدہ گذار اس طرح اترا فرس کے اوپر

صدائیں "ابی الاعلیٰ" کی گونجیں عرش کے اوپر

جھکا لہرا کے فرش خاک کی جانب تنِ خاکی

اٹھا افلاک کی جانب غبار نور افلاک کے

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ کا شرائطے بھرتا خون خاک اُحد میں جذب ہو گیا اور آپ کا چہرہ خاک و خون میں ڈوب گیا۔ اور آپکی بند آنکھیں شاید رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو زخمی حالت میں نہ دیکھنا چاہتی ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مصعب رضی اللہ عنہ بن عمیر کے پاس تشریف لائے اور یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا ۝ (الاحزاب: ۲۳)

مومنوں میں کچھ مرد ہیں ۔۔ ۔۔ ۔۔ "

جنہوں نے اللہ سے کیا عہد سچا کر دکھایا۔ ۔۔ ۔۔ "

ان میں کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی انتظار کر رہا ہے

اور وہ ذرا نہ بدلے ۔۔ ۔۔

اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

لَقَدْ رَأَيْتُكَ بِمَكَّةَ ۔ ۔۔ ۔۔ "

وَمَا تَلْبَسُ أَرَقَّ حُلَّةً ۔۔ ۔۔ "

وَلَا أَحْسَنَ لِمَّةً مِنْكَ ۔۔ ۔۔ "

ثُمَّ هَا أَنْتَ ذَا شَعِثُ الرَّأْسِ فِيْ بُرْدَةٍ "

Marfat.com

میں نے تجھے مکہ میں دیکھا، تجھ سے زیادہ کوئی
قیمتی لباس نہ پہنتا اور تیرے بالوں سے زیادہ کسی
کے بال حسین نہ ہوتے اور اب کہ تو مصعب
رضی اللہ عنہ یوں ہے کہ تیرا سر غبار میں آلودہ ہے
اور ایک چادر میں پڑا ہے۔"

حضرت خباب فرماتے ہیں کہ
ہم نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت
کی اور ہر عمل اللہ کی رضا کی خاطر کیا ہم میں سے
کسی نے دنیا میں اپنا حصہ قبول نہ کیا۔ جو لوگ گذر
گئے ان میں مصعب رضی اللہ عنہ بن عمیر کو دیکھا کہ
غزوہ احد میں شہید ہوئے۔ انہیں کفن دینے کے لئے کچھ
نہ ملا ایک چھوٹی سی اونی چادر تھی جب اس
میں مصعب رضی اللہ عنہ کو کفن دیا گیا تو سر ڈھانپتے
تو پاؤں ننگے ہوتے اور پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگا ہو
جاتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد
فرمایا چادر میں سر ڈھانپ لو اور پاؤں پر اذخر گھاس
دے دو۔

اُدھر کا معرکہ اختتام پذیر ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مصعب رضی اللہ عنہ اور ان کے دیگر
رفقاء کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا :-

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ یَشْھَدُ اِنَّکُمُ الشُّھَدَاءُ اَنْتُمْ
عِنْدَاللّٰہِ .. .. .. یَوْمَ الْقِیَامَۃِ .. .. .. "

بے شک اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم گواہی دیتا
ہے کہ تم سب اللہ کے نزدیک قیامت کے دن

Marfat.com

شہید اٹھو گے ۔۔ ۔۔ ۔۔ "

اور پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطاب فرمایا

اَیُّھَا النَّاسُ ۔۔ ۔۔ ۔۔ "

زُوْرُوْھُمْ ۔۔ ۔۔ ۔۔ "

وَاْتُوْھُمْ ۔۔ ۔۔ ۔۔ "

وَسَلِّمُوْا عَلَیْھِمْ ۔۔ ۔۔ ۔۔ "

فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ ۔۔ ۔۔ "

لَا یُسَلِّمُ عَلَیْھِمْ مُسْلِمٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ ۔۔ ۔۔ ۔۔ "

اِلَّا رَدُّوْا عَلَیْہِ السَّلَامُ ۔۔ ۔۔ ۔۔ "

(اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ)

اے لوگو! ان کی زیارت کرو اور اُن کے پاس آکر اُن پر سلام بھیجو۔ مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت تک نہیں ہے کوئی مسلمان کہ اُن پر سلام بھیجے اور یہ اُس سلام کا جواب نہ دیں۔

اے مصعب رضی اللہ عنہ بن عمیر ۔۔ ۔۔!

اے شہدائے احد ۔۔ ۔۔ !!

اے رفقائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔ !!!

تم سب پر ہمارا سلام ہو جائے ۔۔ ۔۔ "

Marfat.com

Marfat.com

حرف حرف دھڑکتا ہوا

لفظ لفظ بولتا ہوا، بات بات من میں اُترتی ہوئی !

حضرت علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب

کی فکرِ قرآن سے منور اور عشقِ رسول میں ڈوبی ہوئی روح پرور انقلاب انگیز تصانیف خود پڑھیے، دوسروں کو پڑھایئے۔

تبصرہ (سورۂ یوسف، سورۂ یٰسین)	قرآن حکیم کی جمال آرا اور حکمت افروز تفسیر
معجم اصطلاحات	علمی و فنی اصطلاحات کا نادر مجموعہ
سنابلِ نور	مرشد الکریم حضرت لالہ جی محمد جمشید قدس سرہ العزیز کی محافلِ نور کی حکایاتِ مہر و محبت
صبحِ زندگی	اخلاقی اور روحانی زوال کی مہیب تاریکیوں میں ملت اسلامیہ کیلئے حیاتِ جاوداں کا پیغام
سفیرِ انقلاب	خوابِ غفلت میں ڈوبے ہوئے افرادِ ملت کے لیے دعوتِ عمل
پروقار محبت عزت نواز عشق	حُبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاں نواز کیفیات کی ایمان افروز تفصیل
سراغِ زندگی	فلسفہ عبادت پر ایک منفرد تحریر
حقیقتِ تقویٰ	تقویٰ کی کیفیتوں اور تقاضوں پر مشتمل ایک حسین تصنیف

- میلاد النبی بیانِ برکت - حسن السمت - فکرِ بنات - فکرِ شباب - معیارِ عمل - بارِ امانت
- سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ - ابو درداءؓ - عبدالرحمٰن بن عوفؓ - جعفر بن ابی طالبؓ - مصعب بن عمیرؓ
- عباس بن عبدالمطلبؓ - صہیب بن سنانؓ - بلال حبشیؓ
- ابو ایوب انصاریؓ

Marfat.com

حرف حرف دھڑکتا ہوا

لفظ لفظ بولتا ہوا، بات بات من میں اُترتی ہوئی !

حضرت علامہ سیّد ریاض حسین شاہ صاحب

کی فکرِ قرآن سے منور اور عشقِ رسول میں ڈوبی ہوئی روح پرور انقلاب انگیز تصانیف خود پڑھیے، دوسروں کو پڑھایئے۔

تبصرہ (سورۂ یوسف، سورۂ یٰسین)	قرآن حکیم کی جمال آرا اور حکمت افروز تفسیر
معجم اصطلاحات	علمی و فنی اصطلاحات کا نادر مجموعہ
سنابلِ نور	مرشد الکریم حضرت لالہ جی محمد جمشید قدس سرہ العزیز کی محافلِ نور کی حکایاتِ مہر و محبت
صبحِ زندگی	اخلاقی اور روحانی زوال کی مہیب تاریکیوں میں ملت اسلامیہ کیلئے حیاتِ جاوداں کا پیغام
صفیرِ انقلاب	خوابِ غفلت میں ڈوبے ہوئے افرادِ ملت کے لیے دعوتِ عمل
پروقار محبت عزت نواز عشق	حبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جاں نواز کیفیات کی ایمان افروز تفصیل
سراغِ زندگی	فلسفہ عبادت پر ایک منفرد تحریر
حقیقتِ تقویٰ	تقویٰ کی کیفیتوں اور تقاضوں پر مشتمل ایک حسین تصنیف

- میلاد النبی بیانِ برکت
- حسن السمت
- فکرِ بنات
- فکرِ شباب
- معیارِ عمل
- بارِ امانت
- سالم مولیٰ ابی حذیفہؓ
- ابو درداؓ
- عبدالرحمٰن بن عوفؓ
- جعفر بن ابی طالبؓ
- مصعب بن عمیرؓ
- عباس بن عبدالمطلبؓ
- صہیب بن سنانؓ
- بلال حبشیؓ
- ابو ایوب انصاریؓ

Marfat.com